پیش لفظ

الحمد لِلّٰہِ رَبِّ العالمین و الصَّلَاۃُ و السَّلَامُ علٰی محمَّدٍ خَاتم النّبیین و علٰی آلہٖ وَ أصحابہٖ الطاھرین الأجمعین۔

فضائے بسیط اور زمین پر جو کچھ ہمارے محسوسات میں آتا ہے وہ مادہ کہلاتا ہے اور جو واقعات، اعمال اور مظاہر ہمیں پیش آتے ہیں وہ بھی مادہ سے متعلّق ہوتے ہیں۔ اسکا اظہار ہم ریاضی کی مساوات سے بر بنائے کمیّت(m)، فاصلہ(l) اور وقت(t) کر سکتے ہیں۔ مثلاً

(i) Force (قوّت) = mass کمیّت (m) × acceleration اسراع (a)

$$= m \cdot \frac{v}{t} = \frac{m}{t} \cdot \frac{l}{t} = m \cdot l \cdot t^{-2}$$

(ii) Kinetic Energy (حرکی توانائی) = $\frac{1}{2} \cdot m \cdot v^2 = \frac{1}{2} \cdot m \cdot l^2 \cdot t^{-2}$

چونکہ کمیّت اور توانائی باہم متبدل اقدار ہیں لہٰذا تمام واقعات، اعمال اور مظاہر کے ظہور ہونے میں انہی اقدار یعنی توانائی، فاصلہ اور وقت کا عمل دخل ہے۔ یہ تمام غیر مادّی قدریں ہیں۔ واقعات، حادثات اور مظاہر کو یا تو انسان وجود میں لاتا ہے یا پھر قدرت۔ گاڑی کا چلنا انسان کی وجہ سے ہوتا ہے اور پودے کا بڑھنا قدرت کی وجہ سے۔

کوئی عمل، یا واقعہ اس وقت تک ظہور پذیر نہیں ہو سکتا جب تک اس کے پیچھے عامل کی نیّت اور منصوبہ نہ ہو۔ نیّت اور منصوبہ بھی غیر مادّی قدریں ہیں۔ لہٰذا نہایت وثوق سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے یا وقوع پذیر ہوتا ہے وہ ایک غیر مادّی عامل کے ان غیر مادّی اور نا قابلِ فہم قدروں کے جوڑ توڑ سے ہوتا ہے۔ یہ ایک عظیم تر ارادہ، قوّت اور حکمت رکھنے والی (ماورائے زمان و مکان و توانائی) "ذاتِ مطلق" ہے۔ اسلام کی زبان میں اس ذاتِ مطلق کا نام اللہ ہے۔ ملحد اس کو فطرت کہتے ہیں، دوسرے مذاہب کے لوگ اسی قسم کی ذات میں گو ایمان رکھتے ہیں لیکن ان کا تصوّرِ ذات مبہم ہے۔ وہ ذات کو مختلف نام دیتے ہیں۔ انگریز گاڈ، ھندو بھگوان یا ایشور اور ایرانی خدا کہتے ہیں۔ اللہ جو خالق اور رب ہے اس کی ذات غیر مادّی، نا قابلِ فہم اور جسمانیّت سے مبرّا ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس ذاتِ مطلق کے نا قابلِ فہم ہونے کی کچھ یوں وضاحت کی ہے

وہی اصلِ مکان ولامکاں ہے

مکاں کیا شے ہے؟اندازِ بیاں ہے

خضر کیونکر بتائے کیا بتائے؟

اگر ماہی کہے دریا کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین مخلوق حضرت آدم علیہ السّلام کو زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا اور اسے اور اسکی آنے والی نسلوں کے اعمال وافعال کو درست طور پر چلانے کے لۓ اور ان کی رہنمائی کے لئے "دین" یعنی ضابطۂ حیات عطا فرمایا۔ اس ضابطہ حیات کا نام اسلام رکھا جس کے لغوی معنی سرِ تسلیم خم کرنے اور امن کے ہیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نسلِ انسانی کرّۂ ارض پر پھیلتی گیٔ اور روحانی، اخلاقی، سماجی اور اس طرح کے دوسرے مسائل اور جھگڑوں میں الجھتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان عوارض سے اسکی نجات اور انہیں دوبارہ صراطِ مستقیم پر ڈالنے کے لۓ، جہاں اور جب ضرورت پڑی اپنے پیغمبر، کتبِ ھدایت کے ساتھ بھیجتا رہا۔ ان مقدّس ہستیوں میں چند بہت مشہور نوح، ابراھیم، اسماعیل، اسحٰق، لوط،، یعقوب، یوسف، ہود، صالح، یونس، شعیب، الیاس، ایّوب، موسیٰ، ھارون، داؤد، زکریّا، سلیمان، یحیٰ اور عیسیٰ علیھم السلام ہیں۔

پیغمبروں کی اس زنجیر میں حضرت محمّد ﷺ آخری کڑی ہیں جو اللہ کی طرف سے تمام نسلِ انسانی کی تاابد ھدایت اور رہنمائی کے لۓ مبعوث کیے گئے۔ آپ پر قرآنِ پاک نازل کیا گیا جسکو کتاب اللہ بھی کہتے ہیں۔ یہ پیغمبرانِ ماسبق کے لائے ہوئے پیغاموں کی تصدیق، تصحیح اور تکمیل کرتا ہے۔ قرآن ایک طرف اللہ تعالیٰ کا مکمل، قابلِ فہم اور صاف تصوّر پیش کرتا ہے اور دوسری جانب مکمل رہنمائی کے لۓ زندگی کے بنیادی اصول، قواعد وضوابط مہیّا کرتا ہے تاکہ نسلِ انسانی ایک پرامن اور مثالی زندگی بسر کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی مکمل صحت اور حفاظت کی خود ضمانت دی ہے۔

قرآن اپنی زبان، اندازِ بیان، تراکیب اور جدّتِ مضامین کے اعتبار سے بالکل منفرد، بے مثال اور لاجواب ہے اور اسی لئے یہ تمام نوعِ انسانی کو چیلنج دیتا ہے کہ اس جیسی ایک آیت بنا کر لائے۔ یہ چیلنج ابتک لاجواب ہے اور رہتی دنیا تک لاجواب رہے گا۔ قرآن ایک اور لحاظ سے بھی یکتا ہے کہ اگرچہ یہ سائنس کی کتاب نہیں مگر یہ سائنس کے اصل الاصول کی بات کرتا ہے اور اس میں بہت سے سائنسی حقائق بیان کئے گئے ہیں۔ یہ حقائق اس وقت بیان ہوئے جب دینا کی علمی سطح اتنی کم تھی کہ ان حالات میں ایسے بیان دینا کسی انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔ ان بیانات کی تصدیق تب

ممکن ہو سکی ہے جب سائنس نے نمایاں ترقّی کرلی ہے لہٰذا سائنسی نوعیّت کی سچائیوں کا قرآنی بیان، جو ہر نقص سے کلّیتاً مبرّا ہے ساتویں صدی عیسوی میں کسی انسان سے بعید از امکان تھا۔ جیسے آیت 3:191 میں واضح کیا گیا ہے

قرآن کے یہ سائنسی بیانات اعلیٰ انتظامی اصولوں کی نشاندہی کرتے ہوئے تجویزانہ شکل میں دئے گئے ہیں تا کہ لوگ ان پر غور و خوض کر کے خود نتائج اخذ کریں۔

ڈاکٹر مورس بکیل نے اپنی کتاب **"بائبل، قرآن اور سائنس"** مین تقریباً ایک سو ایسی قرآنی آیات کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق سائنسی حقائق اور فطرتی سچائیوں سے ہے اور جو تخلیق، ہیٔت (علمِ نجوم)، ارضیات، حیوانات، نباتات، انسانی پیدائش، اجرامِ فلکی (اجسامِ فلکی)، کائنات کا پھیلاؤ تسخیرِ مکان، آبی چکّر، ماحول ارضی اور سمندر جیسے مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ ذیل میں ان میں سے چند ایک کی نشاندہی کیگئی ہے:

1. انسانی پیدائش کے مختلف مراحل:

76:2, 40:67, 39:6, 22:5, 23:4-3, 92:2, 277:5-20, 32:7-9

2. بادلوں کی ساخت اور ان کی ھیئت:

24:43

3. پانی-زندگی کا اصل:

24:45, 21:30

4. اجسامِ فلکی کی بیضوی دائروں میں حرکت:

96:6, 35:13, 36:36-4, 21:33

5. تخلیق میں توازن اور تناسب:

65:3, 32:7, 26:?, 13:8, 25:2, 10:5, 2:61-62, 4:49, 77:33, 6:96, 36:38- 39, 87:3, 80:18-19

6. مخلوق میں جوڑابندی:

43:12, 31:10, 26:7, 55:52, 16:72, 47:11, 36:36, 51:49

قرآن حقائق بیان کرتا ہے جبکہ سائنس کا کام ان کی تلاش اور تصدیق ہے لہٰذا دونوں میں کوئی تعرّض نہیں۔

سائنسی نوعیّت کے قرآنی بیانات جو ابھی تک سائنسی طور پر واضح نہیں ہو پا رہے اس وقت واضح ہونگے جب مناسب سائنسی علم و فن مہیّا ہو جائے گا۔

قرآن اوّلاً تو انسان کی تمام بنیادی روحانی اور مادّی ہدایات کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اس کے باوجود جہاں کہیں تفصیلات درکار ہوں وہاں قرآن حضور جناب محمّد الرّسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ مطھّرہ کی طرف رجوع کی ہدایت فرماتا ہے حکمِ خداوندی ہے کہ:

- ۔اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو(64:12)
- ۔جس نے رسول ﷺ کی پیروی تو گویا اس نے اللہ کی پیروی کی(4:80)
- ۔تمہارے لئے رسول ﷺ کی ذاتِ مبارکہ میں بہترین نمونہ ہے(33:21)
- ۔اگر کم فہمی کا معاملہ ہو تو پھر اہلِ علم سے رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے (16:43)

اس مجموعے میں قرآنی آیات منطقی ترتیب میں یکجا کی گئی ہیں تاکہ قاری قرآنی تعلیمات کو بتدریج اور منظّم طریقے سے سمجھ پائے۔ یہ انسانی زندگی کے تمام روحانی، اخلاقی اور سماجی پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

یہ کام میں نے اصلاً اپنی تعلیم اور اسلام شناسی کے لے کیا تھا لیکن احباب نے اسے دوسروں کے لئے بھی مفید گردانا، جو اسے شائع کرنے کے لئے میرا محرّک بنا۔ مین ان تمام احباب کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں جنھوں نے اس کارِ خیر میں میرا کسی طرح بھی ساتھ دیا۔ میں خاص طور پر برادرم حافظ عنائیت احمد صاحب کا ممنون ہوں جنھوں نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا از خود بیڑہ اٹھایا۔ اللہ انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ جزاء ھم اللہ خیر الجزاء۔

اس مجموعے میں انگریزی ترجمے کے آخر میں دئیے گۓ نمبروں سے مراد سورۃ اور آیت نمبر ہیں۔ مثلاً 16: 43 میں، 16 سورۃ کا نمبر اور 43 اس کی آیت کا نمبر ہے۔ بعض نسخوں میں آیت نمبر ایک عدد سے آگے پیچھے ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں متن سے مقابلہ کر لیا جائے۔ اردو ترجمہ کے لۓ عمومی طور پر مولانا فتح محمّدؒ صاحب کے ترجمہ القرآن، مطبوعہ تاج کمپنی، سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ مجموعہ استفادہ کرنے والوں کے لئے قرآنی رہنمائی کا سبب ہو گا۔اس میں اضافہ اور بہتری کے لئے میں قارئین کی تجاویز کا ممنون ہو نگا۔

ان تعلیمات کی ترویج کے لئے صلائے عام ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

(اے ہمارے رب! ہم سے یہ (کوشش قبول فرما) بے شک تو سمیع و علیم ہے۔)

اشتیاق احمد

الخیام۔۷ قاضی خانہ

چکوال۔(پاکستان)

08-06-2010

فلاحِ دارین کیلئے

قرآن پڑھیئے، سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے

Foreword

Praise be for the Lord of the worlds and mercy and blessings be on Muhammad (SAW) the last of the Prophets, his kith and kin and all his pious companions

Whatever we perceive on earth and in space is called matter. The events, incidents or phenomena that we come across all involve matter and can be expressed mathematically through simple entities; Matter (m), Distance (l) and Time (t) For example:

(i) Force = mass × acceleration

$$= m \cdot \frac{v}{t} = \frac{m}{t} \cdot \frac{l}{t} = m \cdot l \cdot t^{-2}$$

(ii) Kinetic Energy $= \frac{1}{2} \cdot m \cdot v^2 = \frac{1}{2} \cdot m \cdot l^2 \cdot t^{-2}$

Since mass and energy are inter-convertible, any event, incident or phenomenon is thus the manipulation of space, time and energy, the three non material entities.

The agent that causes events or incidents is either "man" or "nature". Car driving is done by human being, while growing of tree is a natural phenomenon. Every action is essentially preceded by the intention of the actor and a plan of action. Both intention and plan are also non material in nature

It can thus aptly be concluded that whatever is there in the universe or whatever is taking place therein, is the outcome of the manipulation of these non material , incomprehensible entities by an (**ultra time, space and energy)** Agent which must be Supreme / Absolute "Being" possessing might, wisdom and intention. Islam names this "Being'' as **ALLAH**. Atheists call it nature, others believe in somewhat similar

entity but with a vague concept and with different nomenclatures, such as God (English), Bhagwan (Hindus), and Khuda (Persian)

Allah the Creator and the Sustainer of the Universe Himself is a Non material, Non Personified and Incomprehensible Entity. Iqbal has explained His inconceivability through the following verse (translated):

“He is the origin of space and beyond space (perhaps time)

What is the world of space? Just a style of speech

How and what can “KHIZAR” tell?

If the fish asks where the river lies?”

Allah sent Adam, His choicest creation to earth as His viceroy and provided him with code of life (“Deen-e-Islam” meaning both peace and submission) to manage his affairs and to provide guidance to the coming generation. Mankind over the time spread over the globe where it got confronted with and got entangled in a multitude of spiritual, moral and social problems and disputes. To cope with such situations Allah has, at proper intervals, been sending His Prophets with revealed messages (Books and Saha’if) to re-orient the people on right path. Prominent among them are: Noah, Abraham, Ismail, Isaac, Lot, Jacob. Joseph, HUD, Saleh, Jonah, Shuaib, Elias, Job, Moses, Aaron, David, Solomon, Zechariah, John, and Jesus (All be blessed with Allah’s mercy.

Muhammad (SAW)ﷺ the last of the prophets was sent with an eternal message (Qur’an) for the entire mankind till the Day of Judgment. It confirms the earlier divine revelations, updates their messages and provides clear and comprehensive concept of Allah on the one hand and guidelines in the form of fundamental principles, codes and laws on the other to enable the humanity at large to lead an ideal

and peaceful life. Its veracity, incorruptibility and preservation have been guaranteed by Allah Himself.

Qur'an is unique in diction, form and substance. It throws a challenge to the whole humanity for all times to come to bring forth a single verse like it's. The challenge remains un-responded till today and will remain so till eternity.

Another unique characteristic of Qur'an is that though it is not a book of science, it deals with essence of scientific principles and contains numerous statements about phenomena of scientific nature made at a time when level of scientific knowledge throughout the world was so low that it was impossible for any human being to make such a statement. The veracity of these statements has become possible only recently when science has advanced in technology. No human could possibly have pronounced the truth of such a scientific nature and all that without the slightest error as pronounced by Qur'an in the seventh century AC (After Christ).

These Qur'anic scientific statements are in a suggestive form, hinting at the highest organizing principles, leaving it to the people to ponder, reflect and deduce as indicated in verse 3:191

Dr. Maurice Bucaille in his book **"The Bible, The Qur'an and Science"** has listed about 100 references of Qur'anic verses which refer/pertain to scientific phenomena and truths covering the fields of / subjects of creation: astronomy, explanation of matters concerning earth, animal and plant kingdoms, human reproduction, nature of heavenly bodies, expansion of universe, conquest of space, water cycle, earth atmosphere, oceans etc. etc. Some important references to such facts are found in the following Qur'anic verses:

1. Stages in the Human Embryonic Development:
   92:2, 23:13-14, 22:5, 39:6, 40:67, 76:2,

77:20-25, 32:7-9

2. Cloud Formation and their Mountainous Nature

24:43

3. Water Life Relationship

21:30, 24:45

4 Orbital Movement of Heavenly Bodies

21:33, 3 6:36-40, 35:13, 6:96

5 Proportion and Balance in Creation.

10:5, 25:2, 13:8, 26:7, 32:7, 65:3, 54:49,
2:61-62, 80:18-19, 87:3, 36:38-39, 6:96, 77:33.

6. Creation in Pairs.

51:49, 36:36, 47:11, 16:72, 55:52, 26:7,
31:10, 43:12.

Qur'an states facts while science discovers and verifies those facts, thus both are not in conflict with each other. The Qur'anic statements of scientific nature which yet remain unexplained by science will find their explanation when appropriate scientific knowledge becomes available.

Qur'an caters for the principal spiritual human needs and provides guidance for other worldly affairs.

In matters where further explanation is needed it advises us to refer to the traditions of the Holy prophet (SAW):

- **And obey Allah and obey the Messenger-(64:12)**
- **Whoever obeys the Messenger he, in fact, obeys Allah(4:80)**
- **And obey the Messenger so that mercy may be shown to you(24:56)**
- **And in him(the Messenger) for you is the best model(33:21)**

And in case of lack of understanding it commands us to turn to scholars for explanation.

- **Consult appropriate scholars (about Qur'anic teachings) if you**

know not(16:43)

This compilation contains selected verses from the Holy Qur'an arranged in a logical order to enable the reader to grasp the Qur'anic teachings (Islam) gradually and systematically. It covers, almost, all facets of human life including spiritual, moral and social aspects.

The work, initially, was undertaken for self education towards understanding Islam, but friends found it equally useful for others and motivated me for its publication. I am greatly indebted to them and to all those who assisted me in its publication in one way or the other and especially to brother Inayat Ahmad Hafiz, who took it upon himself to accomplish the task. Allah Almighty may bless them all with unbounded mercy and reward.

In this compilation the numbers provided at the end of English translation refer to the number of chapters of Qur'an and verse number in the chapter. For example in reference 16:43 refers to the 16th chapter and 43rd verse in this chapter of the Holy Qur'an. The verse number may differ by one or two in some cases and in such cases the numbers can be compared with the text.

It is hoped that this compilation will be a source of guidance for the readers. Any suggestions for the improvement will be greatly welcome.

Spreading of this message by any one is welcome. Any such effort will rather be appreciated and rewarded by Allah (S.W.T.).

For English translation assistance from the following sources is gratefully acknowledged, which is based upon the works of:-

1. Muhammad Marmaduke Pikthal; ***The meaning of Glorious Qur'an, American Library, New York, 1953.***
2. Abdullah Yusaf Ali; the ***Holy Qur'an- An interpretation in***

English, Sheikh Muhammad Ashraf, 1934.

3. Mohsin Ali. ***www.Pakdata.com***, ***www.Tanzil.info***
4. Professor Anis Ahmad Sheikh; ***JAMAL-UL-QUR'AN (THE BEAUTEOUS QUR'AN), Zia-ul-Qur'an Publications, Lahore, Karachi-(Pakistan), 2nd Edition-2001.***
5. Shakir Ali; *www.Pakdata.com*, ***www.Tanzil.info***.
6. Mahmud Y. Zayid; ***an English translation of the meaning of Qur'an, Daral Choura, Beirut, 1980.***
7. Maulana Muhammad Ali; ***Holy Qur'an Text Translation and Commentary, Lahore, 1951.***

O our Lord! Accept it from us. Indeed you are the all Hearing, all Knowing.

Abbreviations:

S.W.T. = Subhanahoo wa Ta'ala سبحانہ'وتعالیٰ (Glorified and Exalted)

S.A.W. = Sallalaho Alay hay Wa Sallam ﷺ (Peace and Merci be up

on him).

Ishtiaq Ahmad,

Alkhayyam7-Qazi Khana,

Chakwal-(Pakistan).

For Success in both the worlds

Study, understand and practice QUR’AN